© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

"مغربی جرمنی کی ایک نوجوان مسلم طالبہ نے اسلامی تعلیمات کے مطابق سر اور چہرہ ڈھکے رکھنے کا مقدمہ جیت لیا ہے۔ لنڈین یونیورسٹی کے محکمۂ مردم شماری نے اس نوجوان طالبہ سے اصرار کیا تھا کہ وہ شناختی کارڈ کے لیے ایسی تصویر پیش کرے جس میں اس کا سر اور چہرہ کھلا ہوا نظر آئے۔ جج کارل ہینز کیسر نے اس مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے اس بات کی توثیق کی کہ ایک مسلمان عورت کو سر اور چہرہ ڈھانپے رکھنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ عیسائی راہباؤں کو۔ جج نے اس بات کو تسلیم کیا کہ مغربی جرمنی کا جمہوری آئین ملک میں رہنے والے تمام لوگوں کو مذہبی آزادی کے حق کی ضمانت دیتا ہے"۔

(بحوالہ عبارت۔ صفحۂ خواتین ۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۴ء)

سوال یہ ہے کہ کیا مذہبی آزادی کے حق کی ضمانت جس قدر جرمنی کی مسلم اقلیت کو حاصل ہے، اتنی ہی پاکستان کی اکثریت کو بھی حاصل ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

کیا یہ فیصلہ ایسا نہیں کہ ہم لوگ اس پر شرمسار ہوں کہ "کافر بیدار دل" حرم میں سوئے ہوئے مسلمانوں سے بازی لے گیا؟

غیر تو اسلامی قوانینِ پردہ کے تحت ایک مسلم خاتون کا یہ حق عدالتی اور قانونی سطح پر تسلیم کریں کہ اسے اپنے احکامِ دین کو توڑ کر شناختی کارڈ کے لیے کھلے سر اور چہرے کی تصویر فراہم کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، لیکن اپنوں کو یہ اصرار ہو کہ چہرۂ بے پردہ

© rasailojaraid.com